قسط ۳

پشتو میں سیرت کی کتابیں

از جناب ڈاکٹر سعید اللہ قاضی
پروفیسر اسلامیات پشاور یونیورسٹی

سردارِ دو عالم

کتاب کے مصنف کا نام مرزا عبدالرحیم ہے۔ جو موضع نقانہ ملاکنڈ ایجنسی کے رہنے والے ہیں۔ کتاب مطبع رحمانی بازار خواجہ گنج مردان سے طبع ہوئی ہے۔

البتہ سن طباعت معلوم نہیں ہے کتاب ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے اور مکمل نہیں ہے۔

مولف نے نظم و نثر دونوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات تا وفات مادر شا بیان کئے ہیں۔ عام طور پر نعت زیادہ لکھے ہیں اور حالات کم۔ البتہ کہیں کہیں حسب سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نثر میں بیان کرتے ہیں وہاں نعت بھی اسی مناسبت سے لکھتے ہیں اور دونوں کے درمیان ربط قائم کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں۔ خیالات منظم نہیں ہیں۔ مصنف کو جو جو پسند آتی ہے وہ سپرد قلم کیا ہے۔ مصنف جگہ جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اردو نظموں میں بھی کرتے ہیں۔ مثلاً

نہ ہوتا گر فروغ نورِ پاک رحمتِ عالم
نہ ہوتی خلقتِ عالم نہ گلزارِ جناں پیدا
شہہِ لولاک کی باعث حبیب پاک کی باعث
جنابِ حق تعالیٰ نے کئے کون و مکاں پیدا
رسول اللہ کی خاطر کئے جن و بشر خاصر
بنایا ماہ انجم کو کئے ہیں بحر و کاں پیدا
انہیں کے واسطے آدم انہیں کے واسطے حوّا
انہیں کے واسطے کافی کئے کون و مکاں پیدا

پشتو اشعار میں اکثر مقامات پر روانگی نہیں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصنف کی پہلی کوشش ہے اور اشعار بنانے میں جن اصول و قواعد کا خیال رکھا جاتا ہے مصنف نے ان کا خیال نہیں رکھا۔

مصنف پشتو لکھنے میں کبھی کبھار حروف کی غیر ضروری زیادتی کرتے ہیں مثلاً "بسبغتنو" یعنی "پشتونوں" کی جگہ "پښتانو" بہ زیادت الف لکھا ہے جو غلط ہے۔

ہاں یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ یہ لوگ لفاظی کے قائل تھے نہ شہرت کے خواہش مند۔ وہ مخلص تھے اور بقدرِ استعداد دین کی خدمت کرنا اپنے لئے سعادتِ دارین سمجھتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا اور ان کے دینی جذبات کو مدنظر رکھنا عین ان کے دلوں کی ترجمانی ہوگا۔

دنبیانوامام

زیرِ نظر کتاب الحاج محمد خان میربالی کی سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک منظوم شاہکار ہے جو انہوں نے جیل میں لکھی ہے۔ کتاب ۱۳۷۵ھ سرحد الیکٹرک پریس پشاور سے شائع ہوئی ہے کتاب ۴۰۴ صفحات پر مشتمل ہے اس میں سنہ ا ہجری تک کے حالات منظوم شکل میں بیان کئے گئے ہیں۔ البتہ کتاب کا کافی حصہ حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کے حالات زندگی کو وقف کیا گیا ہے۔ کتاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے عام دنیا کے حالات بھی دیئے گئے ہیں۔

ایک اور اہم چیز جس کا مولف نے اس کتاب میں تذکرہ کیا ہے وہ سورکاوئی اور امبیلے کی لڑائیاں ہیں جو ۱۸۶۳ء (کتاب میں یہ غلطی سے ۱۸۸۳ء لکھا گیا ہے) میں انگریزوں اور مجاہدین آزادی کے درمیان ہوئی تھیں اور جن میں انگریزوں کو ناقابلِ فراموش شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور جس کے بعد انہوں نے کبھی بونیر پر قبضہ کرنے کی ہمت نہیں کی۔

مولف سیرت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر تبصرہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان تبصروں میں سے بعض کا یہاں ذکر کرنا نہایت سودمند ہوگا۔ اور شاید ہمارے قارئین کرام ان سے سبق حاصل کریں۔

"اسلام کی انقلابی دعوت" کے عنوان کے تحت مولف اسلام کی عالمگیریت پر بحث کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیغام انسانیت کو دیا وہ کسی خاص طبقے کے لئے نہیں ہے وہ کالے، سفید، مالدار، غریب مزدور اور آقا تمام کے لئے ہے۔ اسلام ان تمام کو ایک خدا پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے جو دوسرے تمام معبودوں سے نجات دیتا ہے۔

مولف کہتے ہیں کہ انقلاب کسے کہتے ہیں۔ کیا یہ انقلاب نہیں ہے کہ امیر اور غریب قریشی اور حبشی اسلام کی نظر میں برابر ہیں؟

عورت کو جو مقام دیا گیا جو اس کو اس سے پہلے کبھی نہیں دیا گیا تھا اور یتیم کی کفالت، مسافروں کی حرمت، جنگ میں عدل وانصاف برتنے کا جو انتظام کیا گیا اس کو انقلاب نہیں کہتے؟ کیا یہ انقلاب نہیں کہ محمود اور ایاز۔ آقا اور غلام۔ بلا کسی امتیاز شانہ بشانہ خدا کے حضور میں کھڑے ہوتے ہیں؟

اسلام کے پنج بنا کے بارے میں حاجی بلالی لکھتے ہیں:-

اسلام کا پہلا رکن کلمہ ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " لا " کا معنی ایک پروردگار کے سوا باقی تمام خداؤں کے وجود سے انکار ہے۔ مددگار اور حاجت روا صرف اور صرف اس کی ذات ہے۔

اور " الا اللہ " کا مفہوم یہ ہے کہ خالق اور رازق کائنات صرف ایک اللہ کی ذات ہے پھر کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کا کہنا کوئی آسان کام نہیں ہے اس کے بارے میں صحیح معلومات حضرت بلال حبشیؓ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جو کوئی یہ کلمہ پڑھتا ہے وہ باقی تمام جہان سے رخ موڑ کر صرف ایک اللہ کا بندہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے مؤلف کہتے ہیں کہ نماز اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز اور ملاقات کا ذریعہ ہے مگر افسوس ہے کہ ہم نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ذلیل و خوار ہیں۔

اسلام کا تیسرا رکن حج ہے۔ حاجی بلالی کہتے ہیں کہ حج مؤتمر عالم اسلامی ہے۔ مساوات، احساس ذمہ داری، روحانی پاکیزگی اور جفاکشی سیکھنے کے لئے حج بہترین ادارہ ہے۔ حج کا مطلب اخوت اسلامی کے جذبے کو اجاگر کرنا ہے اور دنیا کو اپنی طاقت، نظم و ضبط، مساوات اور اتحاد و اتفاق کا ایک عملی نمونہ پیش کرتا ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمیں حج کی حقیقت معلوم نہیں۔ ہم جیسے جاتے ہیں بغیر کوئی مفید تاثر لئے واپس آتے ہیں۔

اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مسلمان قوم سے اقتصادی ناہمواری دور کرتی ہے اور ان کے درمیان قربانی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ زکوٰۃ امیر اور غریب کے درمیان محبت پروان چڑھاتی ہے۔ لیکن افسوس کہ خیرات و صدقات کا جذبہ مسلمان قوم میں یکسر مفقود ہے اور اگر ہے بھی تو صرف نام و نمود اور احسان جتانے کے لئے۔

اسلام کا پانچواں رکن روزہ ہے۔ روزہ نفس کو پاکیزگی بخشتا ہے جس سے روح کو تقویت ملتی ہے۔ روزہ انسان میں صبر و استقامت اور خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ روزہ خدا کی نعمتوں کے نزول کا سبب ہے۔ یہ مومن کا سینہ معرفت الٰہی سے بھر دیتا ہے۔ روزہ امیروں کے دلوں میں غریبوں کے ساتھ ہمدردی کا احساس پیدا کرتا ہے۔

مؤلف قرآن کریم پر عمل کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں:-

خدا نے انسانوں کی طرف ایک رسول اور ایک قرآن بھیجا ہے لیکن اس کے ساتھ لوہا بھی بھیجا ہے اگر قرآن نے ایک طرف روحانی دنیا کو آباد کیا ہے تو لوہے نے دوسری دنیا کو آباد کیا ہے۔

خدا نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وانزلنا الحدید (ہم نے لوہا اتارا ہے) اور یہ اس لئے کہ لوہا اسلام کی عمارت کے لئے ایک ستون کی حیثیت رکھتا ہے ہم قرآن کو تو پڑھتے ہیں لیکن قرآن کی حقیقت سے بے خبر ہیں یہ تو قرآن ہی میں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی گویا وہ خیر کثیر سے نوازا گیا۔ (ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً)

حکمت کیا ہے؟ موجودہ زمانے کی ٹیکنالوجی تو ہے۔ یہی حکمت لوہے کو ہوا میں اڑانے کی اہلیت پیدا کرتی ہے۔ اگر ہوا میں آج کل جہاز بغیر پروں کے اڑتے ہیں تو حقیقت میں یہی قرآن پر عمل ہے۔ بندوق۔ عمدہ تلوار۔ بم۔ توپیں ٹینک۔ اور جہازوں کا بنانا۔ فوجوں کی تعداد میں اضافہ کرنا، ایٹم بم اور ہر قسم کے اسلحے کی تیاری یہاں تک کہ ہر نئی چیز کی ایجاد عین قرآن پر عمل ہے۔

دنیا میں امن قائم رکھنا، اسلام کو سربلند کرنا، آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہنا اور بے اتفاقی اور نفاق سے دور رہنا حقیقت میں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔

قرآن کریم توحید کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی توحید کی تعلیم دینے میں صرف کی یہ اس لئے کہ توحید اسلام کی بنیاد ہے اس سلسلے میں حاجی ہلالی فرماتے ہیں۔

کہ جو چیز کہکشاں سے اوپر اڑتی ہے اور مریخ سے کنکر لاتی ہے اور جو بحر الکاہل میں سمیں کہہ ڈبکی لگا کر موتی اور جواہرات نکالتی ہے کیا یہ خدا کی وحدانیت کی دلیل نہیں ہے۔

دیکھئے دوربین اور خوردبین کو جو نہایت باریک چیزوں کو قابل دید بناتے ہیں۔ اگر آپ ان چیزوں پہ غور کریں گے تو آپ کو خدائے واحد کی قدرت آشکارا ہو جائے گی۔

بجلی کے منفی اور مثبت اجزا کو دیکھئے جن کو اگر مناسب طریقے سے ملا دیا جائے تو دنیا میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اور دنیا میں ہر ایک چیز کا وجود منفی اور مثبت اجزا کا مرہون منت تو ہے ذرا مٹی کو تو دیکھ لیجئے خدائے واحد نے اس میں کتنا کمال رکھا ہے۔

خوردبین کو دیکھئے۔ اس میں طاعون کے جرثومے صاف نظر آتے ہیں۔ دنیا کی ایک بڑی مخلوق جو عام آنکھ سے مخفی ہے۔ خوردبین سے وہ دیکھنے میں آتی ہے۔ کیا ان میں سے ہر ایک چیز، خدا کی قدرتوں کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لئے ایک الگ الگ یونیورسٹی نہیں ہے؟ کیا یہ تمام چیزیں ہر گھڑی بزبان حال یہ اعلان نہیں کرتیں کہ ان کا خالق صرف ایک اللہ ہے اور وہ ساری کائنات کا شہنشاہ ہے۔

کیا یہ اس ایک اللہ کی قدرت کی دلیل نہیں ہے جس نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا طریقہ سکھایا۔ جس نے مکڑی کو جالا بنانے کا علم دیا جس نے پھولوں میں رنگینی اور بو پیدا کی جس نے پھلوں میں لذتیں اور آگ میں حرارت پیدا کی۔ یہ کون ہے جس نے آسمان سے بارش نازل کی۔ شہد کی مکھی کے فضلہ کو شہد بنایا۔ ریشم کے کیڑے کو ریشم بنانے کی اہلیت دی۔ یہ کون ہے جو کیڑے کو خوراک دیتا ہے۔

مٹی سے انار، شفتالو، انگور، سردے، انناس اور آلو وغیرہ کون نکالتا ہے۔

یہ وہ خدائے واحد لاشریک لہ ہے جو سارے عالم کا خالق ہے۔ حاجی ہلالی پھر خدا کی وحدانیت پر قرآن سے دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر ایک خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا ہوتا تو اس دنیا کا نظام درہم برہم ہوتا (لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا)

مؤلف مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے۔ آئیے دیکھیں کہ لفظ نعمت کی تشریح قرآن میں کیا ہے؟ چنانچہ وہ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:-

نیک عمل خدا کی ایک بڑی نعمت ہے اور اللہ پاک جس کو بھی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے وہ گویا اس کو ایک بڑی نعمت سے نوازتا ہے وہ کہتے ہیں کہ آج یورپ والے علم۔ محنت۔ تنظیم۔ صفائی۔ اتحاد۔ محبت۔ مروت۔ ہمدردی۔ تعاون اور بھائی چارے کی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ ساری دنیا پر حاوی ہیں لیکن ہم مسلمان اتحاد و اتفاق کے دشمن۔ کاہل۔ جاہل۔ بے تنظیم بے نظام۔ کتنی بڑی نعمتوں سے محروم ہیں۔ اور اللہ پاک نے وعدہ کیا ہے کہ زمین کی خلافت وہ صالح اعمال کرنے والوں کو دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یورپ والے ہم سے اعمال میں اچھے ہیں۔ اس لئے کہ نظام حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔ ہم تو ان کے زیر اثر پسے جا رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت سے بے بہرہ ہیں۔

مؤلف کہتے ہیں علم۔ اتحاد۔ امن۔ قوت اور سلطنت خدا کی نعمتیں ہیں۔ اور ان کا حصول خدا کی نعمتوں کا حصول ہے اور ان سے محرومی خدا کی نعمتوں سے محرومی ہے۔

مؤلف اپنی بات ختم کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

اچھی اولاد اور اچھی بیوی۔ قوت اور طاقت۔ قرآن اور اسلام۔ نبوت۔ صداقت۔ شہادت۔ صلاحیت۔ اور دنیا کی تمام چیزوں پر تصرف حاصل کرنا۔ یہ تمام خدائے واحد اور لاشریک لہ کی بیش قیمت نعمتیں ہیں اور ان کا حصول ہے لیکن صد افسوس کہ مسلمان ان نعمتوں سے محروم ہیں۔ (باقی آئندہ)

شہیدین کی تحریک

کسی بھی نام کو مورخوں کی سہل انگاریوں نے محفوظ کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ ان کی جہاد کی زندگی کے ماضی نے ہمیں آج جشن منانے کی فرصت نصیب کی ہے۔ آئیے! جشن کی ان روشنیوں میں ہم خون کے ان چراغوں کو نہ بھول جائیں جنکی جگمگاتی لوئیں آج بھی ہمارے دلوں میں عزم و ہمت کی قندیلیں روشن کر سکتی ہیں۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی قوت سے ٹکرا جانے اور اس کے مقابلے میں اپنی آزادی و استقلال کو زندہ و پائندہ رکھنے کی ہمت عطا کر سکتی ہیں۔ برصغیر میں شہیدینؒ کی تحریک ہو یا داغستان میں زار روس کے خلاف امام شاملؒ کی جد و جہد۔ شمالی افریقہ میں عبدالکریم الریفی اور عبدالقادر الجزائری کا جہاد ہو یا سوڈان میں مہدی سوڈانی اور عثمان دقنہؒ کے معرکے ان سب کے خون کی مشعلوں نے غلامی کی تیرہ و تار رات کو گذارنے کیلئے روشنی کا کام کیا، حتیٰ کہ آزادی و حریت کا سورج طلوع ہوا۔ آئیں ہم ان سب کے درجات کی بلندی اور ان کے نقش قدم پر لہو کے چراغ جلانے کی ہمت ذات ایزدی سے دعا مانگیں کہ جسکے گھر میں کوئی کمی نہیں۔

ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔ ربنا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبرحمتک یا ارحم الرحمٰن۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔